



الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد؛

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی ساری زندگی شریعت کے احکامات کے مطابق گزارے، بعض نوجوان اس دھوکے میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ابھی تو جوانی ہے اس کو اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق گزار لیتے ہیں، عبادت کرنے کے لیے بڑی زندگی باقی ہے، بڑھاپے میں عبادت کر لیں گے۔ یہ شیطان کا دھوکہ اور فریب ہے۔

کیا آپ غیب جانتے ہیں کہ آپ کی عمر 50:60 سال یا اس سے زیادہ ہوگی؟

کیا موت نوجوانوں کو نہیں آتی؟

کس بنیاد پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ بڑھاپے میں عبادت کر لیں گے؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ بڑھاپے میں آپ کو توبہ کی توفیق مل جائے گی؟

کتنے ہی ایسے بوڑھے ہیں جو بستر مرگ پر ہیں لیکن نماز کی توفیق نہیں ہے؟

کتنے ہی ایسے ادھیڑ عمر افراد ہیں جو پارک یا چوک وغیرہ میں تاش کھیل کر اپنی زندگی کی سانس ختم کر رہے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کا غیر محرم لڑکے سے بات کرنا گناہ ہے۔ اسلام نے کسی مرد یا عورت کو اجازت نہیں دی کہ وہ غیر محرم مرد یا عورت سے گپ شپ لگائے۔ اگر کوئی ضروری کام ہو تو ضرورت کی حد تک بات کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَإِذَا سَأَلَ الْمُسْتَسْتَأْذِنُ مَتَاعًا غَائِبًا فَتَأْمُرْهُ بِمَنْ يَحْتَمِلُ ذَلِكَ الْحِمْلُ أَظْهَرَ لِقَوْلِهِمْ (الاحزاب: 53))

اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اس لیے آپ پر لازم ہے کہ آپ اس گناہ سے رب کے حضور توبہ کریں، ملے توبہ پر نادم ہوں اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کریں۔

شرعی حکم کے مطابق نکاح میں ولی اور دو گواہوں کا ہونا شرط ہے۔

:سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ (سنن ابی داود، النکاح: 2085، سنن ترمذی، النکاح: 1101، سنن ابن ماجہ، النکاح: 1881) (صحیح

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

:دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهَا فَكَأَنَّمَا بَايَعْتُهَا بِطَلٍّ، فَكَأَنَّمَا بَايَعْتُهَا بِطَلٍّ، فَكَأَنَّمَا بَايَعْتُهَا بِطَلٍّ (سنن ابی داود، النکاح: 2083، سنن ترمذی، النکاح: 1102) (صحیح

جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

:اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ (صحیح البخاری: 7557)

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں ولی کی اجازت اور دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے۔

آپ نے جو فون کال پر قبول ہے کہا ہے اس میں ولی کی اجازت بھی نہیں ہے، گواہ بھی موجود نہیں ہیں اور نہ ہی اس نکاح کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے آپ دونوں کا نکاح بوجہی نہیں ہے، جب نکاح نہیں ہوا تو طلاق یا عدت کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ طلاق اس عورت کو ہوتی ہے جو کسی کے نکاح میں ہو آپ کسی کے نکاح میں نہیں ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلہ الشیخ ابو محمد عبدالستار رحمہ اللہ۔ 01

فضیلہ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ۔ 02